روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ ہفتہ ۳۰- رجب ۱۴۱۱ھ، ۱۶- تبلیغ ۱۳۷۰ ہش، ۱۶- فروری ۱۹۹۱ء نمبر ۳۹

سچائی کی فتح کی دُعا مانگیں

"ہم کسی قوم کی فتح کی دُعا نہیں مانگتے۔ ہم سچائی کی فتح کی دُعا مانگتے ہیں۔ ہم اسلام کی فتح کی دُعا مانگتے ہیں۔ ہم سچ کی فتح کی دُعا مانگتے ہیں۔ ہم انسانی قدروں کی فتح کی دُعا مانگتے ہیں۔ اے خدا! آج اگر ہماری دُعاؤں کو تُو نے نہ سُنا تو اس دُنیا کی نجات کا کوئی سامان نہیں ہے۔ پس ہم اپنے کامل خلوص اور کامل عجز کے ساتھ تیرے حضور سجدہ ریز ہیں اور گریہ کناں ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں ہوئے ہیں کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان میں سے کون تباہ ہوا۔ ایک بھی نہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجموعی طور پر دیکھ لو۔ کیونکہ آپؐ جامع کمالات تھے۔ ساری قوم آپؐ کی دشمن ہوگئی اور اس نے قتل کے منصوبے کئے مگر آپؐ کی اللہ تعالیٰ نے وہ تائید کی جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶۰)

"آجکل مذاہب کی عجیب حالت ہے۔ گھر گھر ایک نیا مذہب بن رہا ہے اور تلاش کرنے والے کے واسطے ایک حیرت کا مقام ہو رہا ہے اور اس وقت طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ واقعی انسان کو نجات دینے والا سچا مذہب کون سا ہے؟ اس کا جواب ہر ایک شخص اپنے اپنے رنگ میں دے گا۔ لیکن اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ ہر ایک مذہب میں یہ دیکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کے معاملات کیسے ہیں۔ اس کی عظمت جبروت اور خوف کس قدر دل پر غالب ہے۔ انسان شر سے طبعاً نفرت کرتا ہے اور جس چیز کے فوائد اور منافع مرکوزِ خاطر ہو جائیں اس سے طبعاً محبت کرتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ انسان کو رات رہنا ہو اور اس جگہ سانپ ہو تو گوارا نہ کرے گا کہ وہاں رہے۔ یا کسی گاؤں میں طاعون ہو تو طبعاً اس بات سے نفرت کرے گا کہ اس میں داخل ہو۔ فائدہ مند چیز کی طرف رغبت کرتا ہے۔ بُری چیز سے نفرت رکھتا ہے۔ پس جس شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کی واقعی عظمت ہو جاوے اور اس کو منافع دینے والا یقین کر لے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں اپنی ہلاکت پر پورا ایمان قائم کر لے تو پھر باوجود اس نظارہ کے وہ کس طرح خدا تعالیٰ کی خلاف مرضی کر سکے گا۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۶۲)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جلسہ سالانہ عطائے اسناد و انعامات ۱۹۸۸ء اور ۱۹۸۹ء ۲۲ فروری بروز جمعۃ المبارک کالج ہال میں بوقتِ ۲/۱ ۲ بجے منعقد ہو رہا ہے۔ اس تقریب کی صدارت ازراہِ شفقت و عنایت ملک کی نامور ادیبہ مصنفہ محترمہ بانو قدسیہ صاحبہ نے منظور فرمائی ہے ان سالوں میں بی اے پاس کرنے والی طالبات کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ

۱۔ ڈگری لینے کے لئے ۲۱ فروری بوقتِ ۲ بجے بعد دوپہر ریہرسل میں شامل ہونا ضروری ہے۔ بصورتِ دیگر اصل تقریب میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

۲۔ گاؤن اور ہڈ کا انتظام خود کریں اگر کالج سے حاصل کرنا چاہتی ہیں تو کم از کم تین روز قبل اطلاع دیں۔

۳۔ اولڈ سٹوڈنٹس کا سالانہ اجلاس ۲۳ فروری بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے ہوگا۔ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اور مس رفعت شہنانہ صاحبہ سے رابطہ کریں۔

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

اگر نیت نیک اور درست کر لی جائے تو ظاہر بھی درست ہو جاتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت فضلِ عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"اعمال کے نتائج نیت کے ماتحت ہوتے ہیں اور بہت سی نیتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے نیک نتائج نکل آتے ہیں کیونکہ نیت کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ میں نے مسمریزم کے متعلق کتابیں پڑھی ہیں اور خود عمل کر کے بھی دیکھا ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ اچھا بھلا آدمی یہ کہنے سے کہ سو گیا کس طرح سو جاتا ہے مگر سوتا اسی وقت ہے جبکہ عامل پختہ نیت کرے کہ معمول سو گیا اور یہ نیت کر کے جب اس پر توجہ ڈالتے ہیں تو وہ بھی وہی کچھ سوچنے لگ جاتا ہے جو عامل سوچتا ہے پس بعض باتیں ایسی مضبوط ہیں کہ جس طرح چلنا چاہیں اسی طرح کرا لیتی ہیں۔ اگر شادی کرانے والا یہ نیت کر لے کہ نیک بیوی کرنی ہے تو اگر بد بیوی بھی ہوگی تو نیک ہو جائے گی یا بدخاوند ہوگا تو نیک ہو جائے گا۔ اور اگر ان میں تغیر بھی نہ ہوگا تو شادی کرنے کے فعل سے ان کو ثواب ضرور ہوگا۔ پھر جس طرح باطن کا اثر ظاہر پر ہوتا ہے اسی طرح اگر باطن کی اصلاح کر لی جائے یعنی نیت نیک اور درست کر لی جائے تو ظاہر بھی درست ہو جاتا ہے

کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو باطل خیال پر ہوتے ہیں لیکن جب وہ اپنے خیال کی اصلاح کر لیتے ہیں تو ظاہر میں بھی نیک ہو جاتے ہیں حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سناتے ایک شخص نے خیال کیا کہ ایسا طریق اختیار کروں گا کہ لوگ بڑا متقی اور پرہیزگار سمجھیں اس نیت سے اس نے عبادت کرنی شروع کی لیکن جب باہر نکلے تو لوگ یہی کہیں کہ بڑا مکار ہے۔ اسی طرح جب کچھ عرصہ رہا اور اسے کامیابی نہ ہوئی تو اس نے کہا کہ آؤ اپنا خیال ہی درست کر لوں اور خدا کے لئے عبادت کروں۔ ادھر اس نے یہ نیت کی۔ ادھر ایسے سامان ہو گئے کہ جن سے اس کی یہ نیت مستقل ہو جائے۔ اب اس میں سادگی اور نورانیت آگئی ہوگی۔ جب وہ باہر نکلا تو بچے بھی کہنے لگے کہ یہ بڑا بزرگ اور پرہیزگار ہے۔

اسی طرح حضرت امام جماعت (الاول) سناتے۔ ایک شخص کی اس طرح اصلاح ہوئی کہ اس کا ایک دوست تھا۔ اس کو ساتھ لے کر وہ پیر بن گیا۔ جہاں جائے اس کا ساتھی

باقی صفحہ ۶ پر

اپنی پنجوقتہ نمازوں کو خوف اور حضور سے ادا کرو

"سواے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ تبلیغ ۱۳۷۰ہش ۱۶ فروری ۱۹۹۱ء

جماعت احمدیہ کی پہچان۔ امن و امان

دو باتیں آج تک کبھی نہیں دیکھیں۔ ایک تو یہ کہ احمدیہ جماعت نے کسی مخالف پر ہاتھ اٹھایا ہو۔ اور دوسرے یہ کہ کسی موقعہ پر احمدی دوست یا (بہنیں) کسی مقصد کے لئے جمع ہوں اور ان میں آپس میں جھگڑا ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کو لیجئے۔ گذشتہ صدی میں شروع ہوا تھا پہلے تعداد کم تھی۔ پھر بڑھتے بڑھتے لاکھوں تک جا پہنچی۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ دنیا بھر سے آنے والے مختلف رنگ و نسل اور مختلف تہذیب و تمدن کے لوگوں میں کبھی جھگڑا پیدا ہو۔ ہمارے جلسے امن و امان کا منہ بولتا ثبوت ہوتے ہیں حتیٰ کہ پولیس کی نفری جو ان جلسوں پر حاضر ہوتی ہے حیران رہ جاتی ہے۔

پھر یہ خیال کسی کو کس طرح آیا کہ پاکستان کے مختلف علاقوں سے ہماری بہنیں کھیلوں میں حصہ لینے کے لئے آئیں گی تو جھگڑے فساد کا امکان پیدا ہو جائے گا اور اس پر مزید یہ کہ اگر صرف ربوہ کی خواتین کھیلوں میں حصہ لیں گی تو کچھ نہیں ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیوں میں یہ تفریق ہی نہیں کہ ہم صرف ربوہ کے رہنے والے ہیں یا سارے پاکستان کے مختلف حصوں سے آئے ہیں۔ ہماری دینی اخوت نے ہمیشہ اس بات کا تقاضا کیا اور ہم اس تقاضا پر پورے اترے ہیں کہ شیر و شکر ہو کر رہیں۔ ہم دو ہوں یا دو لاکھ۔ ایک شہر کے باسی ہوں یا دنیا کے ہر ملک کے۔ ہمارا ریکارڈ یہی ہے اور خدا نے چاہا تو یہی رہے گا کہ ہم یک جان ہو کر رہتے ہیں۔ یہ ہماری پہچان بن گئی ہے۔

ہر حکومت کو سوچنے اور فیصلہ کرنے کا حق ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ ہر حکومت اس طرح سوچے کہ تاریخ بھی اس کے پیش نظر ہو اور حالات بھی۔ دنیا میں جہاں جہاں یہ بات سنی جائے گی کہ ربوہ میں کھیلوں کے لئے اس لئے لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت نہ دی گئی کہ کھیلوں میں حصہ لینے کے لئے بیرون ربوہ سے بھی کھلاڑیوں نے آنا تھا۔ اور ڈر تھا کہ یہ کھیلیں کوئی اور صورت اختیار نہ کر لیں۔ لوگ تعجب کریں گے اور حیرانگی سے سوچیں گے کہ کیا حکمرانوں کے سامنے ہماری تاریخ اور ہمارے حالات نہیں ہیں۔ آخر ایسا کیوں کیا گیا۔ ہم کس سے پوچھیں۔

تم مکافات کو نہیں سمجھے
ظلم بوتے ہو ظلم کاٹو گے
تم کہ نازاں ہو اپنے خنجر پر
زخم دیتے ہو زخم چاٹو گے

ابوالاقبال

مدت کے بعد شہر کو دیکھا ترے بغیر
مجھ کو عجیب سا لگا ربوہ، ترے بغیر

کس کام کی ہے دیدۂ بینا ترے بغیر
آتا نہیں نظر ہمیں رستہ ترے بغیر

احباب بھی تھے، دعوتوں کی رونقیں بھی تھیں
لیکن کہیں بھی لطف نہ آیا، ترے بغیر

ہم گفتگو کے فن کو، سلیقے کو کیا کریں
ہوتے نہیں ہیں وا لبِ گویا ترے بغیر

خیراتِ حوصلہ کو ہے دامن ترس گیا
کس کو سنائیں درد کا قصہ ترے بغیر

تیرے بغیر رونقِ بغدادِ دل کہاں
ویراں پڑا ہے فکر کا بصرہ ترے بغیر

لفظوں کا بانکپن ہو کہ لحنِ صریر ہو
چلتا نہیں ہے کوئی بھی سکہ ترے بغیر

قدسی میں سوچتا ہوں کہ اترے گا کس طرح
اشکوں کی پچھلی فصل کا قرضہ ترے بغیر

عبدالکریم قدسی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) خطبہ جمعہ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء میں فرماتے ہیں:

"احمدیت کی اگلی صدی میں واقفینِ زندگی کی اشد ضرورت ہے۔ جماعت کے ہر طبقہ سے لکھو کھہا کی تعداد میں واقفینِ زندگی آنے چاہئیں جن کو دراصل ہم خدا کے حضور اس نیت کے ساتھ تحفہ کے طور پر پیش کر رہے ہوں کہ ان کی صلاحیتوں سے بعد ازاں اگلی صدی کے لوگوں نے فائدہ اٹھانا ہے۔ تو یہ ایک تحفہ ہے جو ہم نے اگلی صدی کو دینا ہے۔ اس لئے جن کو بھی توفیق دے وہ اس تحفے کے لئے تیار ہو جائیں۔"

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ اور بنی نوع انسان سے محبت

ایک حدیث میں ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپس میں محبت رکھتے تھے۔ آج میں ان کو اپنے سائے میں رکھوں گا اور آج میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں"۔

آج اس دنیا میں ظلم و تعدی۔ جبر و زیادتی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے اس تیزی سے اپنے سیاہ پر پھیلا رہے ہیں کہ خلوص و محبت ہمدردی اور رحم کی نرم و نازک کرنیں معدوم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ ہر طرف وحشت اور نفسا نفسی کا دور دورہ ہے۔ لیکن جیسا کہ خدا تعالیٰ کا دستور ہے۔ وہ اپنی صفت رحیمیت کے پیش نظر ایسے لوگوں کو از سرِ نو زندہ کرتا ہے جو نفرتوں کی تاریکی کو پھاڑتے اور سچی محبت اور ہمدردی کی روشن صبح طلوع کرنے کا عزم رکھتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آج ایک ایسی جماعت دنیا میں تیزی سے پھل پھول رہی ہے جس کا اہم مقصد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ کے پیش نظر دنیا میں سچی ہمدردی اور بنی نوع انسان کی پر خلوص خدمت کے اعلیٰ نمونے پیش کرنا ہے۔ جماعت احمدیہ نے اپنے قول و عمل کے ذریعے اس بات کو سچ کر دکھایا ہے کہ اس کے قیام کا مقصد بنی نوع انسان کی خدمت اور اصلاح ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے تو جماعت میں شامل ہونے کی شرائط میں ہی بنی نوع انسان کی خدمت اور ان سے محبت اور سچی ہمدردی کی بہت زیادہ تلقین کی گئی ہے خاص طور پر نویں شق میں "یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اور اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا"۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ارشاد ہے کہ باہم بغض اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ اسی طرح ایک اور جگہ فرماتے ہیں "تم ہی کرو اور دعا میں لگے رہو اور سچی توبہ کو اپنا شفیع ٹھہراؤ۔ اور زمین پر آہستگی سے چلو"۔

جماعت احمدیہ کا مقصد ہی یہی ہے کہ دنیا میں جو تاریکیاں اور نفرتوں کی فصیلیں بڑھتی جا رہی ہیں ان کو تباہ کر دیا جائے اور ہر طرف خلوص و ہمدردی کے چراغ روشن کئے جائیں۔ اس خلوص و ہمدردی کا اظہار جو کہ بنی نوع انسان سے جماعت احمدیہ کو ہے۔ نہایت پیارے الفاظ میں قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے یوں کیا ہے۔ کہ "میں نے اپنی زندگی بنی نوع انسان کی فلاح کیلئے وقف کر رکھی ہے۔ میرے دل میں نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کا ایک سمندر موجزن ہے"۔ اسی طرح اوسلو پریس کانفرنس کے موقع پر آپ نے فرمایا۔ "میں محبت کا سفیر بن کر آیا ہوں اس وقت عالمی امن کو جو سب سے بڑا خطرہ لاحق ہے وہ یہی ہے کہ انسان نے انسان سے محبت کرنا چھوڑ دیا ہے محبت کی جگہ نفرت نے لے لی ہے۔ یہ میرا ایمان ہے کہ انسان انسان سے محبت کرنا سیکھے گا۔ محبت بالآخر غالب آئے گی۔ اور نفرت شکست کھائے گی۔"

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے دنیا میں انسانیت زندہ باد کا نعرہ بلند کیا اور دین حق کی عالمگیر اور لازوال محبت کا پیغام ان حسین اور محبت بھرے الفاظ میں دیا LOVE FOR ALL, HATRED FOR NONE محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ جماعت احمدیہ نے اپنے ہر پہلو سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ اس کے قیام کا مقصد ہی بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی اور محبت ہے۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت براعظم افریقہ میں قائم ہونے والے بے شمار ہسپتال اور تعلیمی ادارے ہیں جہاں پر ان اقوام کی خدمت کی جا رہی ہے جن کو دنیا کی سفید فام اقوام نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اور جو عرصہ دراز سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑی اپنے حقوق سے محروم ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ان اقوام کے حقوق دلوانے اور عملی طور پر ان کی خدمت میں آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کے الفاظ میں ہمیں ان محبتوں کا علم ہوتا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کی اہلِ افریقہ کے لئے ایک سمندر کی طرح وسیع اور بھرپور رہیں۔ نصرت جہاں سکیم تو اس مضمون سے تعلق رکھنے والی سکیم ہے۔ اس سکیم کے تابع ہم صرف طبی یا تعلیمی میدان میں افریقہ کی مدد نہیں کریں گے۔ بلکہ غریب اور بے وسیلہ ہونے کے باوجود اقتصادی معاملات میں ٹریڈ میں انڈسٹری میں بھی خدا کے فضل سے ان ملکوں کی ہر طرح مدد کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے۔

اسی طرح حضور انور نے فرمایا "ہمارے پاس تو جماعتی لحاظ سے چند لاکھ بھی نہیں اس معاملے میں پیش کرنے کے لئے۔ لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ دل جو خدا کی محبت کے نتیجہ میں فیصلے کرتے ہیں خدا کی قسم خدا کبھی ان کو ضائع نہیں کرے گا۔ ان کی آرزوئیں آسمان پر پوری کی جاتی ہیں .... بظاہر یہ انہونی باتیں ہیں۔ بظاہر یہ ناممکن باتیں ہیں مگر ہم غریبوں اور ادنیٰ غلاموں کو خدا یہ توفیق بخشے گا۔ افریقہ کو تمام دنیا کی قید کی زنجیروں سے ہم آزاد کرنے کا موجب بنیں گے"۔

یہ انہیں محبتوں کا ثمر ہے جو خدا تعالیٰ گاہے گاہے اس جماعت کے افراد کو چکھاتا ہے اور خدا کے فضل سے اب بھی ہوتا رہے گا۔ کیونکہ یہ جماعت یعنی جماعت احمدیہ انسانیت کی خدمت اور ہمدردی کے نشے میں سرشار رہے۔ اور دنیا بھر کے لوگ اس جماعت کے بارے میں نہایت ہی اچھے خیالات رکھتے ہیں۔ جیسا کہ اسلام آباد (لندن) کے حلقے کی ممبر آف پارلیمنٹ مسز ورجینیا بوٹملے نے کہا۔ "جب سے جماعت احمدیہ نے ٹلفورڈ کے اس مرکز کو حاصل کیا ہے مجھ پر اس بات کا اثر ہے کہ جماعت نے انتھک محنت سے دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہوئے مقامی لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کئے ہیں اب اسلام آباد ہماری سوسائٹی کا ایک حصہ بن گیا ہے"۔ مزید کہا "مجھے بحیثیت نائب وزیر خارجہ برطانیہ اس بات کا پورا پورا علم ہے کہ جماعت احمدیہ مختلف ممالک میں فلاح و بہبود کے بہت کام کر رہی ہے۔ اسی وجہ سے جماعت احمدیہ کو پارلیمنٹ میں مناسب عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور پارلیمنٹ کے ممبر اکثر اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں"۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا ایک بڑا احسان ہے کہ اس نے جماعت میں ایسے نایاب گوہر پیدا کئے ہیں کہ جن کی انسان دوستی اور بنی نوع کی خدمت سے ایک دنیا واقف ہے سر محمد ظفر اللہ خان کے بارے میں ہمارے پیارے قائد اعظم نے فرمایا۔ "ظفر اللہ کا دماغ خداوند کریم کا زبردست انعام ہے۔ ظفر اللہ پاکستان کا گوہر نایاب ہے"۔ قائد اعظم کے نام ایم۔ ایچ اصفہانی سفیر پاکستان امریکہ نے ۱۴ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کے خط میں لکھا۔ "اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد نے توقع سے بڑھ کر کارکردگی دکھائی ہے۔ فلسطین کے مسئلے پر سر ظفر اللہ نے جو تقریر کی وہ اقوام متحدہ میں اس مسئلے پر ہونے والی بہترین تقریروں میں سے ہے"۔ قائد اعظم نے ایک بار سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ایک جواب سے متاثر ہو کر فرمایا۔ "آپ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مجھ سے ایسے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ مجھے پتہ ہے آپ عہدوں کے بھوکے نہیں"۔ قائد اعظم کا یہ جواب حضرت چوہدری صاحب کی قابلیت اور راست بازی کا ایک روشن ثبوت ہے"۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۲ اگست ۱۹۴۸ء

ہماری جماعت میں اور بھی بہت سے افراد ایسے ہیں جن کی بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی اور لازوال محبت سے سب لوگ واقف ہیں جیسے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ مشہور عالم سائنسدان۔ لندن میں ایک بار ایک اخباری نمائندے نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے سوال کیا کہ "آپ ہمارے ملک میں دین حق کیسے پھیلائیں گے"۔ آپ نے مسکرا کر جواب دیا "آپ لوگوں کے دل جیت کر"۔ خدا کی شان ملاحظہ ہو کہ ان کے ایک اخباری نمائندے نے لکھا۔

"محبت کا سفیر مرزا ناصر احمد"

ان تمام تاثرات کے بیان کے بعد جو کہ اہم شخصیات نے اس جماعت کے بارے میں بیان کئے یہ کہنا بجا طور پر درست ہو گا کہ جماعت احمدیہ صحیح معنوں میں محبتوں کی امین جماعت ہے۔ اور دنیا میں محبت و خلوص کے خوشبودار پھولوں کو بکھیرتی اور ہمدردی کے خزانے لٹاتی آگے ہی آگے بڑھ رہی ہے"۔

(ماخوذ)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"اگر انسان تکبر چھوڑ دے اور اخلاق اور ملنساری سے پیش آوے تو یہ ایک بھاری معجزہ ہوتا ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون - سین

وقف جدید

راجستھان میں وقف جدید کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا" اس کے علاوہ دیہات میں جو روزمرہ کی تربیت کا کام ہے وہ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے اور اس کی طرف نظر نہ رہنے کے نتیجے میں بڑے گہرے نقصان قوم کو پہنچ جایا کرتے ہیں۔ ہم نے جب ہوش سنبھالی تو یہی دیکھا کہ دیہاتی احمدی جماعتیں بڑی مخلص ہیں۔ قربانی کے میدانوں میں بھی آگے اور بہت ہی جوش کے ساتھ ہر پروگرام میں حصہ لینے والی۔ اور جلسوں میں سب سے زیادہ بلند آواز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرنے والی جماعتیں۔

اس زمانے میں یہ خیال بھی نہیں ہوا کہ اندرونی لحاظ سے علمی تربیت کی ان لوگوں میں کمی ہوگی۔ اور یہ کمی جو آئندہ نسلوں پر اثر انداز ہوگی۔ چنانچہ ایک لمبے عرصے تک یہی تصور تھا کہ شہری جماعتوں کے مقابل پر دیہاتی جماعتیں ہر لحاظ سے بہتر اور مخلص ہیں لیکن جب حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) نے وقف جدید کی تحریک جاری فرمائی اور یہ نصیحت کی کہ دیہاتی علاقوں میں کام کرنا ہے شہری علاقوں میں نہیں۔ اور وہاں تمہاری سب سے زیادہ ضرورت ہے تو اس کے پیچھے کوئی خاص الٰہی تقدیر کام کر رہی تھی چنانچہ میں نے جب کام کا آغاز کیا تو سب سے پہلا کام یہ کیا کہ منظم جائزہ لیا کہ ہمارے دیہات میں کتنے فیصد نوجوان دین حق کی اس ابتدائی تعلیم سے اچھی طرح واقف ہیں جس کے بغیر انسان احمدی بن نہیں سکتا اور احمدی کی تصویر ابھرتی نہیں معمولی سا خاکہ دکھائی دے دیگا ایک ہیولہ سا کہ ہاں صاحب یہ احمدی ہے۔ مگر نقوش ابھرنے چاہئیں۔ بغیر نقوش کے تو کوئی چیز اپنی مکمل صورت میں ظاہر نہیں ہوا کرتی۔ چنانچہ جب ہم نے جائزے لئے تو یہ تعجب ہوا تو پتہ لگا کہ بہت سے ایسے نوجوان دیہات میں ہیں جن کو صحیح کلمہ طیبہ بھی نہیں پڑھنا آتا۔ اور جب اس پر تعجب ہوا تو پتہ لگا کہ باقی غیر از جماعت مسلمانوں میں تو اس سے بہت بڑی تعداد ایسی ہے۔ کلمے کا لفظ جانتے ہیں لیکن صحیح تلفظ کے ساتھ اور معانی کو سمجھتے ہوئے کلمہ کسطرح ادا کیا جاتا ہے۔ اس سے ناواقف ہیں۔ اور جب مزید جائزہ لیا گیا نمازوں سے متعلق تو پتہ چلا کہ بہت بڑی تعداد ہے معمولی نہیں جن کو ساری نماز کا ترجمہ نہیں آتا یعنی نماز تو اکثر احمدی نوجوانوں کو کچھ نہ کچھ آتی تھی مگر تلفظ کی خامیاں آپ نظر انداز بھی کر دیں تو ترجمے سے ناواقف اور اگر نماز کا ترجمہ بھی نہ آتا ہو تو پھر نماز سے استفادے کا کیا سوال رہتا ہے۔ یعنی حکم کی اطاعت تو ہو جاتی ہے۔ مگر روزمرہ جو نماز آپ کے اندر زندگی کی نئی لہریں دوڑاتی ہے نیا روحانی خون عطا کرتی ہے۔ اس سے انسان محروم رہتا ہے۔ اب ماں کے پیٹ میں جنین تو ہوتا ہی ہے۔ لیکن بعض دفعہ مردہ جنین ہوتا ہے۔ اس کا بھی تعلق رہتا ہے اس خون کی نالی کے ذریعے جو پلوسنٹا سے بچے تک منتقل ہوتی ہے۔ لیکن وہ نالی بند ہو جاتی ہے۔ یا کسی اور نقص کی وجہ سے وہ خون پہنچنا بند ہو جاتا ہے۔ تو ماں کے پیٹ میں جنین تو ہے مگر مردہ جنین ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو نماز پڑھتے تو ہیں لیکن نماز کے مطالب نہیں سمجھتے، اس کے آداب نہیں جانتے، اس کا فلسفہ نہیں جانتے۔ روزمرہ اس کے ذریعے خدا سے تعلق نہیں پیدا کرتے ان کی نماز ایسی ہی ہے جیسے ایک جنین ہے جو پڑا ہوا ہے۔ جب تک پیٹ میں ہے اس وقت تک اس کی حالت مخفی ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ زندہ ہے یا نہیں۔ لیکن موت کے بعد جب اس نے بچے کی طرح باہر آنا ہے اس وقت پتہ چلے گا کہ اس نئی پیدائش میں جان پڑی تھی کہ نہیں پڑی تھی"۔

اسرائیلی رویّہ

اگرچہ صدر صدام حسین کا مطالبہ تو یہ ہے کہ اسرائیل عرب تنازعہ بھی فوری طور پر حل کیا جائے اور بعض ممالک اس کے ساتھ اس قدر دور تک تو نہیں جا سکتے۔ لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ عراق کویت کا تنازعہ ختم ہو جائے تو اس کے فوراً بعد اسرائیل عرب تنازعہ زیر بحث آنا چاہیئے۔ لیکن اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل/عرب ایسی کسی گفتگو کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ ۲۹ جنوری کو انہوں نے آکسفورڈ کے تعلیم یافتہ بیر زیت یونیورسٹی کے فلاسفی کے پروفیسر ساری نصیبے کو اس الزام کے تحت گرفتار کر لیا ہے کہ وہ عراق کو سکڈ گرنے کی اصل جگہ کے متعلق معلومات بہم پہنچا رہا تھا۔ اسے فوری طور پر ۶ مہینے کے لئے حراست میں لے لیا گیا ہے۔ اگرچہ معتدل رویہ رکھنے والے اسرائیلی بھی سمجھتے ہیں کہ یہ الزام کسی صورت بھی درست نہیں ہو سکتا۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ ساری نصیبے تنظیم آزادی فلسطین کا حامی ہے لیکن عام طور پر یہ بات پیش کی جاتی رہی ہے کہ اگر عربوں اور اسرائیل نے امن کی گفت وشنید میں حصّہ لیا تو اسے بھی شامل کیا جائے گا۔ بیر زیت یونیورسٹی کے ڈین خان شرازی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یہ کردار کشی سے زیادہ کچھ نہیں۔ حکومت کے پاس اس الزام کی تائید کے لئے کوئی ثبوت موجود نہیں۔ دراصل یہ معتدل پسند لوگوں کے لئے جو امن کی گفتگو کے خواہاں ہیں ایک پیغام ہے کہ جو کوئی اس سمت سوچے گا اس کا یہ حشر ہو سکتا ہے۔ نصیبے نے خود کہا کہ میں نے کبھی ایسا کوئی کام نہیں کیا جسے جاسوسی کے ساتھ متعلق کیا جا سکے نہ کسی تنظیم کے لئے اور نہ کسی حکومت کے لئے۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس وقت عراق کے خلاف فضا ہموار کرنے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ وہ اعتدال پسند لوگوں کی آواز کو دبانا چاہتے ہیں۔ مغربی کنارے میں تو کرفیو لگا رہتا ہے خاص طور پر جب سے خلیج کی جنگ شروع ہوئی ہے۔ اور ان کے ٹیلیفون اور فیکس مشینیں بھی باقاعدگی کے ساتھ ٹیپ کی جاتی رہی ہیں فوجی سنسر شپ کی وجہ سے یہ بتایا ہی نہیں جا سکتا کہ سکڈ کہاں گرے۔ جہاں تک مغربی کنارے کے جیل بلوم گاؤں میں سکڈ کے گرنے کا تعلق ہے یہ تو وزیر دفاع موشے آرین نے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں خود بھی بتا دیا تھا۔

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ نصیبے کو اس لئے گرفتار کیا گیا ہے کہ عالمی برادری کی ہمدردی حاصل کی جائے اور اسی طرح تنظیم آزادی فلسطین سے ہمدردی رکھنے والوں کو بدنام کیا جائے۔ گذشتہ نومبر میں مغربی کنارے کے دو رہنما ریاض ابو آباد اور رضوان ابوعیاد کو بھی حراست میں لے لیا گیا تھا اور ان پر کوئی مقدمہ چلائے بغیر انہیں قید میں رکھا گیا تھا۔ نصیبے کے متعلق حکومت نے اپنے کاغذات میں یہ لکھ رکھا ہے کہ وہ انتفاضہ کا پے ماسٹر ہے۔ اسی طرح ایک اور تنظیم آزادی فلسطین کے حامی فیصل حسینی کو بھی عراق کا ساتھی بنایا جاتا ہے۔ ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ اگر نصیبے کو حراست میں ہی لیا جانا ہے تو اس پر کھلی عدالت میں مقدمہ دائر کیا جانا چاہیئے۔ ایمرجنسی قوانین کے ماتحت اس کو حراست میں لیا جانا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ کہتے ہیں کہ نصیبے کی حراست معتدل اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کو مایوسی کے منہ میں دھکیل دے گی۔

نصیبے نے اخبار گارڈین کو بتایا کہ یہ افسوس کی بات ہے کہ خلیج میں جنگ چھڑ گئی ہے اگرچہ جو کچھ صدر صدام نے کیا ہے یہ عربوں کے مؤقف کو دہرانے والی بات ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ امریکہ اور اسرائیل کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ یہ بات تو درست ہے کہ صدر صدام فوجی طور پر فتح حاصل نہیں کر سکیں گے لیکن انہوں نے فلسطینیوں کے دلوں میں اعتماد پیدا کر دیا ہے۔ اور اگر فلسطینی اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ میزائل مشرق سے مغرب کی طرف جا رہے ہیں تو اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ انہوں نے پہلے مغرب سے مشرق کی طرف جاتے بھی میزائل دیکھے ہیں۔ اور ایسا چالیس سال تک ہوتا رہا ہے۔ موجودہ حالات میں تو اسرائیل ہر اس شخص کو جس کے متعلق انہیں ذرا سا بھی شبہ ہوگا۔ کہ وہ کسی نہ کسی رنگ میں عراق کی مدد کر رہا ہے حراست میں لے لیں گے۔ حالات نارمل نہیں ہیں اور اگرچہ اسرائیل کی عراق سے جنگ بھی نہیں ہے لیکن عراق کے میزائل تو اسرائیل پر گر رہے ہیں اس لئے اسرائیل زیادہ سے زیادہ اشخاص کو حراست میں لے کر ان کی آواز کو دبانے کی کوشش کرے گا اور ان کے اعمال کو بھی کنٹرول کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور پر خدا کے ہو جاؤ"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

حضرت عائشہؓ دیر تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہی تھیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب ایران فتح ہوا تو وہاں سے آٹا پیسنے والی ہوا چکیاں لائی گئیں جن میں باریک آٹا پیسا جانے لگا۔ جب سب سے پہلی چکی مدینہ میں لگی تو حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ پہلا پسا ہوا باریک آٹا حضرت عائشہؓ کی خدمت میں بطورِ تحفہ بھیجا جائے۔ چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق وہ باریک میدہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں بھیجا گیا اور ان کی خادمہ نے اس آٹے کے باریک باریک پھلکے تیار کئے۔ مدینہ کی عورتیں جنہوں نے پہلے کبھی ایسا آٹا نہیں دیکھا تھا۔ وہ ہجوم کر کے حضرت عائشہؓ کے گھر میں جمع ہو گئیں۔ کہ آؤ ہم دیکھیں وہ آٹا کیسا ہے۔ اور اس کی روٹی کیسی تیار ہوتی ہے۔ سارا صحن عورتوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور سب اس انتظار میں تھیں کہ اس آٹے کی روٹی تیار ہو تو وہ اسے دیکھیں تم خیال کرتی ہو گی کہ شائد وہ کوئی عجیب قسم کا آٹا ہوگا۔ وہ عجیب قسم کا آٹا نہیں تھا۔ بلکہ اس سے بھی ادنیٰ آٹا تھا جو تم روزانہ کھاتی ہو۔ بلکہ اس سے بھی ادنیٰ آٹا تھا آج جو آٹا تم میں سے غریب سے غریب عورت کھاتی ہو۔ اس سے بھی وہ ادنیٰ تھا۔ مگر مدینہ میں جس قسم کے آٹے ہوتے تھے۔ ان سے وہ بہت اعلیٰ تھا۔ بہرحال آٹے کے پھلکے تیار ہوئے۔ عورتوں نے ان کو دیکھا اور وہ حیران رہ گئیں۔ وہ فورِ شوق میں اپنی انگلیاں ان پھلکوں کو لگاتیں اور بے ساختہ کہتیں اف! کیسا نرم پھلکا ہے۔ کیا اس سے اچھا آٹا بھی دنیا میں ہو سکتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے پھلکے میں سے ایک لقمہ توڑا اور منہ میں ڈالا تو ساری کی ساری اس شوق سے حضرت عائشہؓ کا منہ دیکھنے لگیں کہ اس کے کھانے سے حضرت عائشہؓ کی عجیب حالت ہو گی۔ وہ خوشی کا اظہار کریں گی اور خاص قسم کی لذت اس سے محسوس کریں گی۔ مگر حضرت عائشہؓ کے منہ میں وہ لقمہ گیا تو جس طرح کسی نے گلا بند کر دیا ہو وہ لقمہ ان کے منہ میں ہی پڑا رہ گیا۔ اور ان کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ عورتوں نے کہا بی بی آٹا تو بڑا ہی اچھا ہے۔ روٹی اتنی نرم ہے کہ اس کی کوئی حد ہی نہیں آپ کو کیا ہو گیا کہ اسے نگل ہی نہیں سکیں۔ اور رونے لگ گئیں۔ کیا اس آٹے میں کوئی نقص ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ آٹے میں نقص نہیں میں مانتی ہوں کہ یہ بڑا ہی نرم پھلکا ہے۔ ایسی چیز ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھی مگر میری آنکھوں سے اس لئے آنسو نہیں بہے کہ اس آٹے میں کوئی نقص ہے۔ بلکہ مجھے وہ دن یاد آگئے جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آخری عمر میں سے گزر رہے تھے۔ آپ ضعیف ہو گئے تھے۔ اور سخت غذا نہیں کھا سکتے تھے مگر ان دنوں میں بھی ہم پتھروں سے گندم کچل کر اور اس کی روٹیاں پکا پکا کر آپ کو دیتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا وہ جس کے طفیل ہم کو یہ نعمتیں ملیں وہ تو ان نعمتوں سے محروم چلا گیا لیکن ہم جنہیں ان کے طفیل سے یہ سب عزتیں مل رہی ہیں۔ ہم وہ نعمتیں استعمال کر رہے ہیں۔ یہ کہا اور لقمہ تھوک دیا۔ اور فرمایا اٹھا لو یہ پھلکے میرے سامنے سے مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ یاد آکر گلے میں پھندا پڑتا ہے۔ اور میں یہ پھلکا نہیں کھا سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ تکلیفوں سے عزت پاتی ہیں ان کی عزت اس میں نہیں ہوتی کہ ان کے پاس اتنا روپیہ ہے یا اتنی دولت اور جائداد ہے۔ بلکہ ان کی ساری عزت اسی بات میں ہوتی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر کیا کیا تکلیفیں برداشت کیں پس اپنے نفس میں دین کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت ڈالو تم محض چندوں سے یا منہ کے لفظوں سے خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتیں۔ تمہیں قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ وہ قربانیاں جن کے مقابلے میں تمہاری پہلی قربانیاں بالکل ہیچ ہو کر رہ جائیں گی۔ جب تک تم وہ قربانیاں کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گی۔ تم کوئی بڑی عزت حاصل نہیں کر سکتیں۔ اور تمہاری اولادیں ہمیشہ دوسروں کی غلام بن کر رہیں گی۔ اور غلام اور مقہور اور ذلیل اولاد کا جننا کسی خوشی کا موجب نہیں۔ بلکہ ذلت اور رسوائی کا موجب ہوتا ہے۔ وہ عورت جو دس بچے جنتی ہے اور اس کے دسوں بچے غلامی اور ذلت کی زندگی بسر کرتے ہیں وہ اپنے خاندان کو بڑا نہیں کرتی۔ بلکہ اسے ذلیل کرتی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے خاندان میں دس غلاموں کی زیادتی کی ہے وہی عورت عزت کی مستحق ہے جو بچہ نہیں جنتی شیر جنتی ہے۔ جو انسان نہیں جنتی فرشتے جنتی ہے۔ یہی وہ کام ہے جو صحابیاتؓ نے کیا۔ صحابیاتؓ کی قربانیوں کی بیسیوں مثالیں میں نے تمہیں سنائی ہیں۔ ان کے جذبات کی بلندی اور پاکیزگی اور ان کے احساسات کی صفائی ایسی ہے کہ اگر تم اس کو اپنے سامنے رکھو تو وہ حقیقی نمونہ اور حقیقی رہنما ہے۔ جو تمہارے فرائض ادا کرنے میں تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ ان کی زندگی کے بہت سے واقعات ہیں مگر میں تمہیں اس وقت صرف ایک واقعہ سناتا ہوں۔ ایک صحابیہؓ کا بچہ جو اس کا اکلوتا بیٹا تھا۔ لڑائی میں مارا گیا مگر اس نے اپنے بچے کی موت پر آنسو نہ بہائے۔ اس نے اپنے بچے کی موت پر غم نہ کیا۔ بلکہ وہ خوش رہی اور کسی قسم کے صدمے کا اس نے اظہار نہ کیا۔ ہر قوم میں کچھ بیوقوف عورتیں بھی ہوتی ہیں۔ اس کی بیوقوف ہمسائیاں اس کے پاس آتیں اور کہتیں۔ اے سنگ دل ماں تیرا اکلوتا بچہ مارا گیا۔ مگر تو نے اپنے بچے کی موت پر کوئی آنسو نہیں بہایا کیا تیری سنگ دلی کی بھی کوئی انتہا ہے۔ وہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا بیٹا دوزخ میں گیا ہے یا جنت میں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً تمہارا بیٹا جنت میں گیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں لڑتا ہوا مارا گیا ہے۔ اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کی وہ حالت اچھی ہے جو اگلے جہان کی ہے یا اس دنیا میں جو اس کی حالت تھی وہ زیادہ اچھی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دنیا کی اگلے جہان کے مقابلے میں نسبت ہی کیا ہے اسے اگلے جہان میں زندگی ملی ہے اللہ تعالیٰ کا قرب ملا ہے اور اس کے انعامات اور فضلوں کا وارث ہوا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب کسی کے بیٹے کی اچھی حالت ہوتی ہے تو وہ خوش ہوا کرتا ہے یا رویا کرتا ہے میرا بیٹا اسلام کی خدمت میں مارا گیا ہے اور آپؐ فرماتے ہیں اگلے جہان میں بہت بڑا انعام ملا ہے اور بہت بڑا رتبہ حاصل ہوا ہے۔ اس انعام اور رتبہ کے حاصل ہونے پر میں روؤں یا خوش ہوؤں میری ہمسائیاں مجھے کہتی ہیں تو روتی کیوں نہیں۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کیوں روؤں جب میرا بیٹا پہلے سے بھی زیادہ اچھی حالت میں ہے۔ آپ نے فرمایا تم ٹھیک کہتی ہو۔ جو کچھ تمہارے بیٹے کو اگلے جہان میں ملا ہے۔ اس کے مقابلے میں یہ دنیا اور اس کی زندگی کوئی چیز ہی نہیں۔

طب و صحت

ذیابیطس کے مریض

(ان کی خوراک)

اگر کسی صاحب کو ذیابیطس کی شکایت ہو تو ان کے لئے ڈاکٹر صاحبان یہ تجویز کرتے ہیں کہ وہ اپنی خوراک اور مشروبات میں میٹھا ہرگز استعمال نہ کریں۔ سوائے اسکے کہ جو ذیابیطس کے مریضوں کیلئے مشروبات میں حل کرنے والی گولیاں ملتی ہیں یا مائع صورت میں بھی ایسی چیزیں میسّر ہیں۔ ہر قسم کے میٹھے مشروبات سے پرہیز کریں اور اسی طرح جیم وغیرہ بھی ہرگز استعمال نہ کریں۔ بازار سے خریدی ہوئی یا گھر میں تیار کی جانیوالی پڈنگ جن میں خاصی مقدار میں میٹھا شامل ہو اور اسی طرح بند ڈبوں کے پھل جو شربت میں رکھے جاتے ہیں اور جیلی وغیرہ بھی ہرگز استعمال نہ کریں۔ آپ اپنے گھر میں پڈنگ بنائیے اور اس میں عام میٹھے کی بجائے کم کیلوری والی میٹھا کرنے والی اشیاء ڈالیں۔ بند ڈبوں کے پھل کھانے ہوں تو ان کے اپنے رس میں رکھے گئے پھل کھائیں۔ بجائے اس کے کہ جنہیں شربت میں رکھا جائے۔ اسی طرح جیلی بھی گھر میں بنائیں اور کم میٹھے والی چینی یعنی جو ذیابیطس کے مریضوں کے لئے تیار کی جاتی ہے وہ ڈالیں۔ ایسے بسکٹ جو میٹھے ہوں یا ان پر چاکولیٹ لگائی گئی ہو۔ اور کیکس جنہیں خوبصورت بنانے کیلئے کئی کچھ لگایا جاتا ہے۔ ہرگز نہ کھائیں۔ البتہ عام بسکٹ اور کیک کھائے جا سکتے ہیں۔ بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کھائیں۔ سبزیاں کثرت سے کھائیں اور ان کے ساتھ سلاد بھی لیکن آلوؤں کو اس طرح پکا کر کھایا جائے کہ ان میں گھی تیل یا چربی نہ ڈالی جائے۔ یا کم سے کم ڈالی جائے۔ ہفتے میں کم از کم دو یا تین دفعہ دالیں ضرور کھائیں۔ تیل میں تلنے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی مختلف تصانیف میں اپنے خاندانی حالات پر روشنی ڈالی ہے۔ اپنے پردادا کے متعلق جنکی وفات ۱۸۰۰ء میں ہوئی آپ فرماتے ہیں۔

"سکھوں کے ابتدائی زمانہ میں میرے پردادا مرزا گل محمد صاحب ایک نامور اور مشہور رئیس اس نواح کے تھے جن کے پاس اس وقت ۸۵ گاؤں تھے اور بہت سے گاؤں سکھوں کے متواتر حملوں کی وجہ سے انکے قبضہ سے نکل گئے۔ تاہم انکی جواں مردی اور فیاضی کی یہ حالت تھی کہ اس قدر قلیل میں سے بھی کئی گاؤں انہوں نے مروّت کے طور پر بعض تفرقہ زدہ مسلمان رئیسوں کو دے دیئے تھے جو اب تک انکے پاس ہیں۔ غرض وہ طوائف الملوکی کے زمانہ میں اپنے نواح میں ایک خود مختار رئیس تھے۔ ہمیشہ قریب پانچسو آدمی کے یعنی کبھی کم اور کبھی زیادہ انکے دستر خوان پر روٹی کھاتے تھے اور ایک سَو کے قریب علماء اور صلحاء اور حافظ قرآن شریف کے انکے پاس رہتے تھے جن کے کافی وظیفے مقرر تھے اور انکے دربار میں اکثر قال اللہ اور قال الرسول کا ذکر بہت ہوتا تھا۔ اور تمام ملازمین اور متعلقین میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو تارک نماز ہو۔ یہاں تک کہ چکی پیسنے والی عورتیں بھی پنجوقتہ نماز اور تہجد پڑھتی تھیں۔ اور گرد و نواح کے معزز مسلمان جو اکثر افغان تھے۔ قادیان کو جو اسوقت اسلام پور کہلاتا تھا مکّہ کہتے تھے کیوں کہ اس پُر آشوب زمانہ میں ہر ایک مسلمان کے لیئے یہ قصبہ مبارکہ ایک پناہ کی جگہ تھی...... میں نے خود اس زمانہ کے قریب زمانہ پانے والوں کو دیکھا ہے کہ وہ اس قدر قادیان کی عمدہ حالت بیان کرتے تھے کہ گویا وہ اس زمانہ میں ایک باغ تھا۔ جسمیں حامیان دین اور صلحاء اور علماء اور نہایت شریف اور جوانمرد آدمیوں کے صدہا پودے پائے جاتے تھے اور اس نواح میں یہ واقعات مشہور ہیں کہ مرزا گل محمد صاحب مشائخ وقت کے بزرگ لوگوں میں اور صاحب خوارق و کرامات تھے۔ جن کی صحبت میں رہنے کے لیئے بہت سے اہل اللہ اور صلحاء اور فضلاء قادیان میں جمع ہو گئے تھے اور عجب تر یہ کہ کئی کرامات انکی ایسی مشہور ہیں جن کی نسبت ایک گروہ کثیر مخالفان دین کا بھی گواہی دیتا رہا ہے۔ غرض وہ علاوہ ریاست اور امارت کے اپنی دیانت اور تقویٰ اور مردانہ ہمت اور اولوالعزمی اور حمایت دین اور ہمدردی مسلمانوں کی صفت میں نہایت مشہور تھے اور انکی مجلس میں بیٹھنے والے سب کے سب متقی اور نیک چلن اور اسلامی غیرت رکھنے والے اور فسق و فجور سے دور رہنے والے اور بہادر اور بارعب آدمی تھے۔ چنانچہ میں نے کئی دفعہ اپنے والد صاحب مرحوم سے سنا ہے کہ اس زمانہ میں ایک وزیر سلطنتِ مغلیہ کا قادیان میں آیا جو غیاث الدولہ کے نام سے مشہور تھا اور اس نے مرزا گل محمد صاحب کے مدبّرانہ طریق اور بیدار مغزی اور ہمت اور اولوالعزمی اور استقلال اور عقل اور فہم اور حمایت اسلام اور جوش نصرت دین اور تقویٰ اور طہارت اور دربار کے وقار کو دیکھا اور انکے مختصر دربار کو عقل مند اور نیک چلن اور بہادروں سے پُر پایا تب وہ چشم پُر آب ہو کر بولا۔ اگر مجھے پہلے خبر ہوتی کہ اس جنگل میں خاندان مغلیہ میں سے ایک ایسا مرد موجود ہے جس میں صفات ضروریہ سلطنت کے پائے جاتے ہیں۔ تو میں سلطنت کے محفوظ رکھنے کیلئے کوشش کرتا کہ ایام کسل اور نالیاقتی اور بدوضعی ملوک چغتائیہ میں اسکو تخت دہلی پر بٹھایا جاتا۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مرزا صاحب موصوف کی تقویٰ شعاری کی ایک بہت عمدہ مثال دیتے ہوئے تحریر فرمایا کہ

"میرے پردادا صاحب نے ہچکی کی بیماری سے جسکے ساتھ اور عوارض بھی تھے وفات پائی۔ بیماری کے غلبہ کے وقت اطباء نے اتفاق کر کے کہا کہ اس مرض کے لیئے اگر چند روز شراب کو استعمال کرایا جائے تو غالباً اس سے فائدہ ہوگا۔ مگر جراءت نہیں رکھتے تھے کہ انکی خدمت میں عرض کریں۔ آخر بعض نے ان میں سے ایک نرم تقریر میں عرض کر دیا تب انہوں نے کہا کہ اگر خدا کو شفاء دینا منظور ہو تو اسکی پیدا کردہ اور بہت سی دوائیں موجود ہیں میں نہیں چاہتا کہ اس پلید چیز کو استعمال کروں اور میں خدا کی قضاء و قدر پر راضی ہوں آخر پندرہ روز کے بعد اس مرض سے انتقال کر گئے۔ موت تو مقدر تھی مگر یہ انکا طریق تقویٰ ہمیشہ کے لیئے یادگار رہا کہ موت کو شراب پر اختیار کر لیا۔ موت سے بچنے کیلئے انسان کیا کچھ اختیار نہیں کرتا۔ لیکن انہوں نے معصیت کرنے سے موت کو بہتر سمجھا۔ افسوس ان نوابوں اور امیروں اور رئیسوں کی حالت پر کہ اس چند روزہ زندگی میں اپنے خدا اور اس کے احکام سے بکلی لاپرواہ ہو کر اور خدا تعالیٰ سے سارے علاقے توڑ کر دل کھول کر ارتکاب معصیت کرتے ہیں۔ اور شراب کو پانی کی طرح پیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی زندگی کو نہایت پلید اور ناپاک کر کے اور عمر طبعی سے بھی محروم رہ کر اور بعض ہولناک عوارض میں مبتلا ہو کر جلد مر جاتے ہیں اور آئندہ نسلوں کے لیئے نہایت خبیث نمونہ چھوڑ جاتے ہیں۔"

واقعاتِ عالم

خالد بن ولید کی معزولی

شاہ معین الدین صاحب ندوی لکھتے ہیں:

شام کی فتوحات اور ۱۷ھ کے واقعات میں سب سے اہم واقعہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی معزولی کا ہے عام طور پر مورخین کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے زمام خلافت سنبھالتے ہی خالدؓ کو معزول کر دیا تھا لیکن یہ روایت صحیح یہ واقعہ ۱۷ھ کا ہے۔ چنانچہ جن مورخین نے اسے عام روایت کے مطابق ۱۳ھ میں لکھا ہے۔ وہ بھی ۱۷ھ ہی صحیح سمجھتے ہیں چنانچہ ابن اثیر نے ۱۳ھ میں بھی لکھ دیا ہے لیکن خود ان کی رائے یہی ہے کہ یہ واقعہ ۱۷ھ کا ہے چنانچہ لکھتے ہیں "فی ہذہ السنۃ وھی سنۃ سبع عشرۃ عزل خالد بن ولید" (ابن اثیر ۲ ص ۲۰۷)

یہ واقعہ اس حیثیت سے نہایت اہم ہے کہ جس جانباز کی تلوار نے عراق و شام کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے عین محاذ جنگ میں اسے معزول کر دیا۔ اس کے علاوہ اور حیثیتوں سے بھی سبق آموز ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ اپنے شجاعانہ کارناموں کے ساتھ بعض معاملات میں لاپرواہی برتتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ سے وہ کبھی فوجی مصارف کا حساب کتاب نہیں بھیجتے تھے۔ انہوں نے ان کو فہمائش بھی کی۔ لیکن خالدؓ اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی خدمات کی بناء پر چشم پوشی سے کام لیا۔ حضرت عمرؓ کو اسی زمانہ سے ان کی یہ روش پسند نہ تھی۔ ان کے زمانہ میں یہی روش قائم رہی۔ آپ نے ان کو تاکید کی کہ وہ آئندہ سے ان کی اجازت کے بغیر کسی کو ایک بکری بھی نہ دیں۔ خالدؓ نے جواب دیا کہ میں ابوبکرؓ کے زمانہ سے ایسا ہی کرتا چلا آیا ہوں اب اس کے خلاف نہیں کر سکتا۔ حضرت عمرؓ نے دوبارہ لکھا کہ تم سپہ سالار اسی شرط پر رہ سکتے ہو کہ فوجی مصارف کا حساب باضابطہ بھیجتے رہو۔ لیکن اس وقت سے بھی خالدؓ اپنی ضد پر قائم رہے۔ اس پر بھی حضرت عمرؓ نے ان کو معزول نہیں کیا بلکہ حضرت ابوعبیدہؓ کے ماتحت کر دیا۔ اس کے بعد ۱۷ھ میں انہوں نے ایک شاعر کو دس ہزار کی خطیر رقم دے ڈالی حضرت عمرؓ نے ان سے بازپرس کی اور ابوعبیدہؓ کو لکھا کہ اگر خالد نے یہ رقم اپنی جیب سے دی ہے تو اسراف کیا اور اگر بیت المال سے دی ہے تو خیانت کی۔ دونوں حالتوں میں وہ معزول کے قابل ہیں جو قاصد یہ حکم لے کر گیا تھا اس نے خالدؓ سے پوچھا کہ یہ رقم تم نے کہاں سے دی ہے۔ اس وقت بھی خالد نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس لئے قاصد نے بھرے مجمع میں نشان معزولی کے طور پر ان کے سر سے ٹوپی اتار لی اور ان کی سرتابی کی سزا میں انہی کے عمامہ سے ان کی گردن باندھ دی۔ خالدؓ نے صرف اس قدر کہا کہ میں نے اس حکم کو سنا اور مانا اور اب بھی میں اپنے افسروں کے احکام ماننے اور خدمات بجالانے کے لئے تیار ہوں۔ اس واقعہ سے خالدؓ کی حق پرستی اور حضرت عمرؓ کے دبدبہ، دونوں کا اندازہ ہوتا ہے کہ اتنے بڑے سپہ سالار کو بھرے مجمع میں معزول کیا جاتا ہے لیکن دم نہیں مارتا۔

معزولی کے بعد خالدؓ نے مدینہ واپس آ کر حضرت عمرؓ سے شکوہ کیا اور بیس ہزار کی رقم جو ان کے پاس زائد تھی، داخل کر دی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا خالد واللہ۔ تم مجھے ویسے ہی محبوب ہو اور میں تمہاری عزت کرتا ہوں اور عمال کو لکھ بھیجا کہ میں نے خالدؓ کو ناراضی یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا ہے بلکہ ان کے کارناموں کی وجہ سے لوگ فتنے میں مبتلا ہو رہے تھے اس لئے میں نے ان کو معزول کر دیا تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ "جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے"۔

(تاریخ اسلام حصہ اول ص ۱۹۱ تا ص ۱۹۳)

بقیہ: ص۱ سے آگے

اس کی کرامتیں سنانے لگے اور لوگ نذریں لائیں۔ ایک دن شام کو دن کی آمدنی دیکھ کر اپنے اس پاکھنڈ پر ہنس رہے تھے۔ اس وقت اسے خیال آیا خدا سے جھوٹا تعلق بنانے پر اس قدر فائدہ ہو رہا ہے اگر سچا تعلق ہو تو کس قدر ہوگا۔ یہ خیال آتے ہی اس کی حالت بدل گئی اور اس کی اصلاح ہو گئی" تو بعض دفعہ انسان بناوٹی طور پر نیک نیت بناتا ہے مگر اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔"

(خطبہ نکاح فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۲۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح عزیزہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کا نکاح مکرم ملک جناح الدین صاحب ولد ملک فتح محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے ہمراہ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مکان نمبر ۱۴/۱۲ دارالبرکات ربوہ میں مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۰ء کو پڑھا شادی کی تقریب مورخہ ۲ مارچ ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک انجام پائی۔ رخصتانہ کے موقع پر چوہدری محمد حسین صاحب نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

○ مکرم ظفر محمود احمد صاحب ابن مکرم سید بہاول شاہ صاحب نسبت روڈ لاہور کا نکاح عزیزہ سیدہ رضیہ مبارک صاحبہ بنت سید مبارک احمد شاہ صاحب آف سانده لاہور کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر ۲۷ دسمبر ۱۹۹۰ء کو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ورک نے مزنگ نسانہ جوڑہ ہال بلڈنگ میں پڑھا۔ عزیز ظفر محمود قریشی مکرم محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ کے نواسے ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔

تقریب شادی مکرم عبدالمتین صاحب آف مانچسٹر یو۔کے ابن مکرم عبدالرحیم احمد صاحب ملتان کا نکاح ہمراہ عزیزہ مبشرہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ آف ساہیوال حال کینیڈا مورخہ ۴ نومبر ۱۹۹۰ء بیت الفضل لندن میں بعد نماز مغرب مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام یو۔کے نے بعوض تین ہزار پونڈ حق مہر پڑھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نکاح کی تقریب میں شرکت فرما کر دعا کروائی۔ مکرم عبدالمتین صاحب مکرم چوہدری عبدالرحمن صاحب سابق امیر ضلع ملتان کے پوتے ہیں اور عزیزہ مبشرہ ملک صاحبہ مکرم ملک محمد دین صاحب آف ساہیوال کی پوتی ہیں۔

۱۸ نومبر کو تقریب رخصتی ہوئی بعد ازاں ۲۵ نومبر دعوت ولیمہ کا اہتمام بمقام مانچسٹر ہوا۔ جس میں احمدی بھائیوں کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی کثرت سے شرکت کی۔

خدا تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیز وقار علی ولد شیر محمد صاحب نے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان میں ۸۵۰ نمبروں میں سے ۶۸۴ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول ۱۲۱ ج ب گوکھووال فیصل آباد میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مزید ترقیات سے نوازے۔

اعلان گمشدگی

ایک خاکی رنگ کا لفافہ جسمیں ۲ ہزار روپے نقد اور حبیب بینک اور نیشنل بینک کی پاس بک ہے۔ دارالنصر سے گولبازار تک آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے دفتر صدر عمومی گولبازار میں پہنچا دیں۔

○ خاکسار کا بیگ جسمیں درج ذیل کاغذات تھے گم ہو گیا ہے جس کسی کو ملا ہو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

۱:۔ پاسپورٹ نمبر A.C ۵۳۷۸۸۶
۲:۔ پاسپورٹ نمبر A.H ۳۵۷۵۶۷
۳:۔ پاسپورٹ نمبر E ۲۹۸۹۹۸ نیا اور میرے بیٹے کا
۴:۔ پاسپورٹ نمبر F ۷۰۳۱۹۷ ۔ عینک نظر۔ سرٹیفکیٹ میٹرک بمعہ کریکٹر سرٹیفکیٹ عمران محمود ملک، ۴ عدد پین اور دیگر چند کاغذات۔

ملک بشیر احمد
مکان نمبر ۴/۱۴ دارالرحمت غربی
ربوہ

بازیافتہ نقدی

کچھ نقدی کالج روڈ سے ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو وہ دفتر الفضل سے رابطہ قائم کریں۔

یاد رفتگان

سلطان احمد

مکرم لقمان احمد

گذشتہ ماہ (نومبر) میں ہمارے نوجوان بیٹے لقمان احمد کے جانکاہ سانحۂ ارتحال پر جن احباب نے مشفقانہ اور ہمدردانہ انداز میں اظہار تعزیت فرمایا، ہمارے شریک غم ہوئے اور دعاؤں کے ذریعے سے ہماری مدد فرمائی۔ ہم ان سب کے نہایت شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کے لئے بے پایاں جزائے خیر سے نوازے۔

خاص طور پر ہم اپنے پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بے حد ممنون و متشکر ہیں کہ آپ ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود ہمارے دلوں کے قریب تر ہیں اور پیارے آقا اپنی انتہائی مصروفیت کے باوجود ادنیٰ سے ادنیٰ خادم/خادمہ کے دکھوں اور درد کا دعا اور دوا کے ذریعہ مداوا بھی کرتے ہیں جب لقمان احمد کی بیماری کے دوران بارگاہ امامت سے ٹیلیفون پر دعا کے لئے رابطہ کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا دعا بھی کریں گے اور ساتھ ہومیو پیتھک کی دوا بھی تجویز فرمائی۔ اور نہایت ہی شفقت سے ہدایت فرمائی کہ مجھے ہر روز بچے کی حالت کے متعلق ٹیلیفون پر ضرور اطلاع دیا کریں۔

چنانچہ آخری دن جب لقمان احمد بقضائے الٰہی وفات پا گیا تو حضور کو ٹیلیفون پر خبر دی تو حضور نے نہایت رنج والم کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ صدمہ تو یقیناً بہت بڑا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے اور صبر سے کام لیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس شفقت۔ ہمدردی اور پیار و محبت سے ہماری دلجوئی فرمائی، ہماری ڈھارس بندھائی اور دعاؤں سے نوازا، وہ ہمارے لئے باعث تسکین و تشفی اور موجب صبر و استقامت ہیں۔ آپ کی دعاؤں کے سبب خدائے بزرگ و برتر نے ہمیں اس صدمۂ عظیم کو برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق بخشی ہے۔

ہمیں آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیئے۔ خداوند تعالیٰ جل شانہٗ ہم سب کا ہر لحاظ سے حامی و ناصر ہو اور ہر لمحہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

سلطان احمد
۸۱۱ - الیف سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

نام کی تصحیح

○ میرا اصلی نام "رحمت خان" ہے۔ جبکہ شناختی کارڈ میں غلطی سے "رحماں" درج ہو گیا ہے۔ قارئین اور متعلقہ محکمہ تصحیح فرما لیں۔

رحمت خان ولد احمدی
ادرحماں تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

پتہ درکار ہے

○ مکرم منور احمد صاحب ناصر وصیت نمبر ۲۴۳۱۰ ولد چوہدری رشید احمد صاحب سابق ساکن مکان نمبر ۹/۲ دارالرحمت غربی ربوہ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

○ مورخہ ۳ فروری کو شائع ہونیوالے شادی کے اعلان میں عزیزہ بشریٰ عبداللہ صاحبہ کے دولہا کا صحیح نام شیخ سفیر الدین بابر پڑھا جائے

بقیہ: ص ۵ سے آگے

کی بجائے توے پر رکھ کر پکانے والی چیزیں پکائیں۔ خاص طور پر گوشت اور جو زائد چربی گوشت کے ساتھ نظر آئے وہ کاٹ کر پھینک دیں۔ گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے نے پکانے کی بجائے چھوٹے پکائیں بڑے ٹکڑوں میں چربی رہ جاتی ہے۔ عام گوشت کی بجائے مرغی کا گوشت یا مچھلی کھائیں۔ اور ایسا کم از کم ہفتے میں دو بار کریں۔ بند ڈبوں کے پھل جو اپنے ہی رس میں رکھے گئے ہوں وہ دن میں ایک یا دو دفعہ کھانے کی کوشش کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم کے مطابق عمل بھی کریں

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے

پہلی نصیحت تو میں آپ لوگوں کو یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب خدا نے آپ لوگوں کو ایمان دیا ہے یعنی علم دیا ہے تو اس علم کے مطابق عمل بھی کریں۔ جیسے ہسٹیریا والے کو جب معلوم ہو جائے کہ یہ بیماری ہے تو اس کا علاج کرے گا۔ بخار والے کو جب معلوم ہو جائے کہ کونین اس کے لئے مفید ہے تو وہ کونین کھائے گا۔ اسی طرح انسان کو جب اپنی روحانی بیماری کا احساس ہو جائے اور اس کا علاج بھی معلوم ہو جائے تو اس کے علاج کی طرف توجہ بھی کرنی چاہیئے۔ لیکن یہیں ہمارا سفر ختم نہیں ہو جاتا۔ کیونکہ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں اپنا ہی علاج کر کے ہم آئندہ کے لئے محفوظ نہیں ہو جاتے۔ بعض بیماریاں متعدی ہوتی ہیں جیسے انفلوانزا۔ آسٹریلیا میں یہ ایک خط کے ذریعے پھیل گیا اور بعض انفرادی ہوتی ہیں اور جس طرح جسمانی وبائیں متعدی ہوتی ہیں اسی طرح روحانی بیماریاں بھی متعدی ہوتی ہیں اس لئے جب تم کسی ایسے شخص کے پاس جاؤ گے جو ایسی روحانی بیماری میں مبتلا ہو گا تو ڈر ہے کہ تم کو بھی وہ نہ لگ جائے۔ پس صرف اپنا علاج ہی کافی نہیں۔ بلکہ ضروری ہے کہ دوسروں کا بھی علاج کرو۔ اگر ملک میں طاعون یا انفلوانزا پھیلا ہو تو اس سے تمہیں مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ تم ابھی تک اس سے بچے ہوئے ہو۔ کیونکہ ڈر ہے کہ اگر آج طاعون نہیں تو کل ہو جائے۔ اور اگر آج صبح انفلوانزا نہیں ہوا تو شام تک ہو جائے گا۔ پس جب تک متعدی بیماریاں ملک میں ہوں اس وقت تک ڈر ہے کہ تم کو بھی نہ لگ جائیں۔ کیونکہ تمہیں دوسروں سے ملنا ہوتا ہے۔ اور اس طرح تم بھی ان کی زد کے نیچے رہتے ہو۔ پس صحت حاصل کرنے کے بعد انسان کی دوسری ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کا بھی علاج کرے۔

تیسری ذمہ داری یہ ہے کہ صرف دنیا سے بیماری کو دور ہی نہ کیا جائے۔ بلکہ اس کی بھی تدبیر کی جائے کہ بیماری ملک میں آئندہ پیدا ہی نہ ہو۔ متمدن اقوام اس کو کافی نہیں سمجھتیں بلکہ وہ کچھ اور بھی کرتی ہیں اور وہ یہ کہ حفظ ماتقدم کا انتظام کرتی ہیں۔ تاکہ پھر بیماری ہی نہ ہو پس تیسری ذمہ داری ہماری یہ ہے کہ ہم ایسا انتظام کر جائیں کہ آئندہ روحانی امراض نہ پھیلیں۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے اس طرح کہ ہم اپنی اولاد کو ان بیماریوں سے محفوظ کر جائیں۔ وہ آگے اپنی اولاد کو وہ اپنی اولاد کو۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلتا چلا جائے۔ غرض ہمیں چاہیئے کہ پہلے ہم اپنی بیماریوں کو دور کریں۔ پھر اپنے ہمسایوں کی بیماریوں کو دور کریں پھر سارے ملک کی بیماریوں کو اور پھر ساری دنیا کی بیماریوں کو اور اسی پر بس نہ کریں حفظ ماتقدم کا بھی انتظام کر جائیں اور یہ ہم اس طرح کر سکتے ہیں کہ اپنی اولاد کو محفوظ کر جائیں اور وہ اس طرح کہ ان کی تعلیم و تربیت کا پورا پورا انتظام کریں تاکہ ان میں امراض نہ پیدا ہوں۔ اور اس طرح شیطان کو ہمیشہ کے لئے مار دیں۔ یہی (......) کا مشن تھا کہ وہ شیطان کو مار دے گا۔ اور جب تک ہم یہ نہ کریں۔ ہمارے چندے ہماری نمازیں۔ ہمارے روزے...... کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ اور اگر ہم نے اس مشن کو پورا کر لیا تو سمجھ لو کہ ہماری زندگی کا مقصد پورا ہو گیا۔

اسیرانِ راہِ مولیٰ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان میں متعین عراق کے سفیر نے کہا ہے کہ اگر اسلامی کانفرنس کا اجلاس سعودی عرب میں ہوا تو عراق اس میں شریک نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے ممالک جنہوں نے اتحادیوں کی مدد کے لئے سعودی عرب میں فوجیں بھیجی ہوں ان کی امن تجاویز ہمارے لئے قابل قبول نہیں۔ عراقی سفیر نے بتایا کہ صدر صدام حسین نے پاکستانی وزیر اعظم کے پیغام کے جواب میں کہا ہے کہ حالت جنگ کی وجہ سے وہ ان کا استقبال نہیں کر سکتے۔

○ جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت عوام کی حمایت سے محروم ہو چکی ہے۔ اور ملک کے طول و عرض میں ہونے والے عوامی مظاہروں نے حکومت کی خارجہ پالیسی کو رد کر دیا ہے۔

○ وزیر اعظم لیبیا۔ الجزائر۔ تیونس اور مراکش کے سربراہوں سے ملاقات کے بعد جنیوا روانہ ہو گئے ہیں واپسی پر وہ طائف میں کویت کے جلا وطن حکمران سے ملاقات کریں گے۔

○ لاہور پولیس کے امتحانی مراکز پر چھاپے جاری ہیں۔ گزشتہ روز سنٹرل ماڈل سکول کے تمام امتحانی عملے کو معطل کر دیا گیا اور ان سے رشوت کے طور پر وصول کی ہوئی ۸۱۰۰ روپے کی رقم برآمد کر لی۔

غیر ملکی خبریں

○ اتحادی طیاروں کی بمباری سے عراق میں ایک بس تباہ ہو گئی جس میں سوار ۴۰ اردنی باشندے ہلاک ہو گئے عراق نے پھر اس الزام کو دہرایا ہے کہ اتحادی فوجیں شہری علاقوں پر بمباری کر رہی ہیں۔

○ اتحادی کمان نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی بری بحری اور فضائی افواج نے عراقی مورچوں اور اس کے تیل کے ذخائر کو زبردست نقصان پہنچایا ہے۔ عراق کے چار جہاز اور ایک ہیلی کاپٹر کو مار گرانے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔

○ صدر صدام حسین نے روسی صدر کے خصوصی نمائندہ سے کہا ہے کہ ہم روس کی ہر ایسی امن کوشش میں تعاون کو تیار ہیں جس میں علاقہ کے تمام مسائل کا حل پیش کیا گیا ہو۔

○ کویت کے وزیر خارجہ ماسکو پہنچ گئے ہیں۔ وہ روسی امن منصوبہ کے بارہ میں مذاکرات کریں گے۔

○ واشنگٹن پوسٹ کی ایک خبر کے مطابق سعودی عرب جنگ پر ۴۸ بلین ڈالر خرچ کر چکا ہے جب کہ کویت کے ۱۰۰ بلین ڈالر سے زیادہ خرچ ہو چکے ہیں۔ دونوں ملک اب قرضے حاصل کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔

○ سلامتی کونسل کا اجلاس بند کمرے میں منعقد کرنے کا فیصلہ ہوا ہے۔

○ اتحادی ممالک کے نمائندوں نے اصرار کیا تھا کہ خلیج کے مسئلہ پر بحث بند کمرے میں کی جائے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے مختلف مقامات پر ۱۲ حریت پسندوں کو ہلاک کر دیا۔ ایک اطلاع کے مطابق کشمیر پولیس کے آٹھ سپاہیوں کو بھی بھارتی فوج نے ہلاک کر دیا اور متعدد سپاہی زخمی ہو گئے۔

سرکن دا اپھارہ

نیز دیگر امراض حیوانات مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں ناڑ وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، داد، چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹ سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔

(ویٹرنری ڈاکٹرز فری لٹریچر و سمپلز براہ راست کمپنی سے طلب کریں)

لاہور: ــــ پاکستان میڈیکو زلوئر مال
کراچی: ــــ شہزاد میڈیکل سٹور بھینس کالونی روٹ نمبر 5 لانڈھی
فیصل آباد: ــــ میاں شادی میڈیسن۔ گول امین پور بازار
راولپنڈی: ــــ جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار
ملتان: ــــ زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ
رحیم یار خان: ــــ رحمن میڈیکل سٹور۔ کچی منڈی لیاقت پور رحیم یار خان

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ
لاہور — کراچی
ہیڈ آفس ربوہ فون ۷۷۱ — ۶۰۶